رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۳۵

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی

پرنٹر و پبلشر

The ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ اعہ — قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ ۹

| نمبر ۱۳۹ | مطابق ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۳۵ء | یوم یکشنبہ | مورخہ ۱۰ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ | جلد ۲۲ |
|---|---|---|---|---|

فہرست مضامین



## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ہنوز بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کیجائے۔

۱۲ اپریل۔ آج صبح دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کوٹھی دار الحمد کے قریب جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی کی بنیاد رکھی۔ جناب چودھری صاحب موصوف بھی آج ہی ہوئے تشریف لائے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے کوٹھی کے شرقی بیڈ روم غربی ڈرائنگ روم اور ڈائننگ روم کی بنیاد میں دعا فرماتے ہوئے تین تین اینٹیں رکھیں۔ آخری مقام پر حضور نے پرانے چھوٹے سائز کی تین اینٹیں رکھیں۔ جو مسجد مبارک کی ایک طاقچی کی جگہ (جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رونق افروز ہوا کرتے تھے) دروازہ لگانے پر نکلنے والی اینٹوں میں سے تھیں۔ اور جو لطور تبرک

حاصل کی گئی تھیں۔ اس کے بعد شرقی جانب کھڑے ہو کر بہت بڑے مجمع سمیت جو اس موقعہ پر جمع ہو گیا تھا۔ لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔ مجمع میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ بیرونی احباب بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس مکان کی تعمیر جناب چودھری صاحب کے لئے مبارک کرے۔

۱۲ بجے دوپہر جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے اس دعوتِ طعام میں شرکت فرمائی۔ جو ان کے اعزاز میں لوکل جماعت احمدیہ قادیان نے دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں جناب چودھری صاحب نے وقت کی تنگی کی وجہ سے مختصر سی تقریر کی۔ آخر میں حضرت امیر المومنین نے تقریر فرمائی۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ ۶ بجے شام کو جناب چودھری صاحب بذریعہ موٹر لاہور واپس تشریف لے گئے۔

۱۱ اپریل میاں کریم بخش صاحب نمبردار ساکن رائے پور ریاست نابھہ اپنی اہلیہ صاحبہ کا تابوت بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

## جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند کے متعلق

صفحہ (۲) پر

اور

## جناب چودھری صاحب موصوف کی تقریر لوکل جماعت احمدیہ قادیان کے ایڈریس کے جواب میں صفحہ ۴ پر ملاحظہ فرمائیں

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے اعزاز میں دعوت کے موقع پر

## وہی کام کرنا چاہئے۔ جس کا تقاضا حقیقی دیانتداری اور خیر خواہی کرتی ہو۔

قادیان ۱۲ اپریل۔ جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کی دعوت کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

بعض دفعہ توارد ہو جاتا ہے۔ میں نے اس وقت جو کچھ کہنا تھا۔ وہ چوہدری صاحب نے خود کہدیا ہے۔ اور چونکہ جمعہ کا وقت تنگ ہو رہا ہے۔ اور اب ہمیں جمعہ کے لئے جانا ہے اس لئے میں تقریر تو جمعہ میں ہی کرونگا۔ باقی جس غرض کے لئے یہ اجتماع ہوا۔ وہ یہ نہ تھی۔ کہ چوہدری صاحب کو کھانا کھلایا جائے۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ کھانا اپنے گھروں میں کھایا ہی کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے۔ احباب کی اس اجتماع سے نیت یہ تھی۔ کہ سب دوست مل کر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب کو اس عہدہ پر کامیاب کرے۔ اور اس کے بعد کی انکی زندگی بھی کامیابی سے گزرے جب کسی کو کسی بڑے کام پر مقرر کیا جاتا ہے۔ تو لوگوں کی نظر اس کی زندگی پر تو ہوتی ہے۔ ...کے بعد بھی ان کی نظر ہوتی ہے۔ اور اس سے ایسی امیدیں رکھتے ہیں۔ جو دوسروں سے نہیں رکھتے۔ اس لئے لوگوں کی نظر نہ صرف اس عہدہ کے دوران میں بلکہ اس کے بعد بھی چوہدری صاحب کی زندگی پر پڑے گی۔ اور ان سے ایسے امور کی امید رکھی جائے گی۔ جن کی لوگ اپنے بڑوں سے رکھتے ہیں۔ چونکہ اس دور سے چوہدری صاحب کی زندگی میں ایک تغیر ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم لوگوں کا فرض ہے۔ کہ دعاؤں اور اللہ تعالےٰ سے التجاؤں کے ساتھ ان کی مدد کریں۔

جیسا کہ چوہدری صاحب نے کہا ہے۔ جس کام پر وہ مقرر ہوئے ہیں۔ وہ ایسا ہے۔ کہ اور لوگ بھی وہ کرتے رہے ہیں۔ اور کرتے چلے جائیں گے۔ مگر یہ بات کہ ایک احمدی کو اس کام کا موقع ملا ہے۔ یہ پہلی بات ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہم مذہبی جماعت ہیں اور ہم دُنیا میں دیانت اور امانت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ دنیا میں دیانت اور امانت نہیں۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں۔ سکھوں اور دوسرے لوگوں میں بھی دیانت پائی جاتی ہے۔ مگر ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ دیانت کا جو معیار احمدیت پیش کرتی ہے۔ وہ اور پیش نہیں کرتے۔ پس جس مقام دیانت کی امید ایک احمدی سے کی جاتی ہے۔ وہ چونکہ عام مقام سے بالا ہے۔ اس لئے چوہدری صاحب کا تقرر جماعت کے لحاظ سے ایک اہم بات ہے۔ اور ہماری خواہش ہے۔ کہ احمدیت کے نقطۂ نگاہ سے اور پھر حکومت کے نقطۂ نگاہ سے اور اس کے حقیقی فوائد کے لحاظ سے چوہدری صاحب کو ایسے کام کرنے کا موقعہ ملے۔ جن کی وجہ سے ملک کو فائدہ پہونچے اور حکومت کو ظاہری اور حقیقی مضبوطی حاصل ہو۔ ایک دیانت دار انسان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ حقیقی بہتری کو مدنظر رکھے۔ اور اس بات کو نہ دیکھے۔ کہ اس کے ساتھ بیٹھنے والے اس کے متعلق کیا خیال کرتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ وہ نہ سمجھ سکیں۔ کہ کام کرنے والا حقیقی دیانت سے کام لے رہا ہے۔ حالانکہ اس کے جسم کا ذرہ ذرہ حکومت کی حقیقی اور دائمی مضبوطی کا باعث بن رہا ہو۔ مگر اُسے وہی کام کرنا چاہئے جس کا تقاضا حقیقی دیانتداری اور خیر خواہی کرتی ہو۔

اسی طرح ایک سوال یہ سامنے آجاتا ہے کہ ہم ساری دُنیا کی خیر خواہی اور بہتری کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اس لئے بھی اگر ہم میں سے کوئی کسی کام پر جاتا ہے۔ تو اس کی ذمہ واری بہت بڑی ہے۔ اعتراض کرنے والے تو اعتراض کرتے ہی ہیں۔ مگر اُسے اس بات پر قائم رہنا چاہئے۔ کہ وہ کسی کی حق تلفی نہیں کر رہا۔ حکومت کی بھی نہیں۔ ہندوؤں کی بھی نہیں سکھوں کی بھی نہیں۔ عیسائیوں کی بھی نہیں۔ اور اپنی قوم کی بھی نہیں۔ بعض لوگ اوروں کی حق تلفی تو نہیں کرتے۔ مگر اپنی قوم کی کرتے ہیں۔ تاکہ دوسرے لوگ ان پر اعتراض نہ کریں۔ لیکن یہ بات بھی حقیقی دیانت داری کے خلاف ہے۔ ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

پس چوہدری صاحب جس مقام پر مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نہایت اہم مقام ہے۔ ایسا ہی اہم جیسا کہ ایک بزرگ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جب انہیں جج مقرر کیا گیا۔ اور ان کے دوست انہیں مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ وہ رو رہے ہیں۔ پوچھا یہ کونسا رونے کا موقع ہے انہوں نے کہا۔ یہ خوش ہونے کا مقام نہیں بلکہ دعا کرنے کا ہے۔ کیونکہ میرے سپرد بہت مشکل کام کیا گیا ہے۔ میرے پاس دو فریق آئیں گے۔ وہ دونوں اصل حقیقت سے واقف ہونگے۔ مگر فیصلہ مجھے کرنا پڑیگا۔ جسے معاملہ کی کچھ بھی خبر نہ ہوگی۔

غرض مذہبی نقطۂ نگاہ سے یہ ذمہ واریاں بہت نازک ہوتی ہیں۔ امام ابو حنیفہ نے ایک وقت قید میں جانا پسند کیا۔ مگر حکومت کی سروس منظور نہ کی۔ ممکن ہے۔ انہوں نے سمجھا ہو۔ میں اس امانت کو پورا نہ کر سکونگا جس کی مجھ سے امید کی جاتی ہے۔

پس دوست دعا کریں۔ کہ چوہدری صاحب کو نہ صرف حکومت کے نقطۂ نگاہ سے بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے عائد ہونیوالی ذمہ واریوں کے لحاظ سے بھی ایسے کام کرنے کی توفیق ملے جو دنیا کے لئے اور خود چوہدری صاحب کی دین و دنیا اور آخرت کی بہتری کا موجب ہوں۔

# قادیان میں کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کا غلط استعمال

## گورنمنٹ پنجاب نے علاقہ مجسٹریٹ کے حکم کو غلط قرار دے دیا!

قادیان ۱۲ اپریل۔ آج لوکل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ دنوں مجسٹریٹ علاقہ نے ڈپٹی کمشنر ضلع کے حکم کے ماتحت قادیان میں مختلف میٹنگوں اور جلسوں میں پولیس کو منتظمین جلسہ کی اجازت کے بغیر کریمنل لا امنڈمنٹ ایکٹ کے ماتحت داخل کیا تھا اس ناجائز حکم کے خلاف بعض احتجاجی جلسے کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے علاقہ مجسٹریٹ کے حکم کو غلط قرار دیتے ہوئے اس کو آئندہ ایسا کرنے سے روک دیا ہے۔ اس لئے ہماری رائے میں اب کسی ایسے جلسہ کی ضرورت نہیں۔ جس میں قانون کے اس ناجائز استعمال کے خلاف احتجاج کی ضرورت ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل



قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ

# جماعت احمدیہ کے خلاف دلآزار اور اشتعال انگیز لٹریچر

## کیا حکومت اس کے متعلق مؤثر کارروائی کریگی؟

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار نے جو فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ اس کا ایک نہایت ہی شرمناک۔ اور امن شکن پہلو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہیں لاکھوں انسان خدا تعالےٰ کا نبی اور مقدس انسان یقین کرتے ہیں ان کی ذات۔ اور ان کے خاندان کے متعلق نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز تحریریں شائع کر کے بڑے وسیع پیمانہ پر ان کی اشاعت کی جا رہی ہے۔ اور شرارت کی انتہا یہ ہے کہ اس قسم کی فتنہ انگیز تحریریں جماعت احمدیہ کے مرکز میں خاص اہتمام کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں۔

گزشتہ ماہ دسمبر کے آخری ایام میں جبکہ ہندوستان کے ہر علاقہ کے ہزاروں افراد کے علاوہ بیرون ہندوستان سے بھی بہت سے لوگ اپنی سالانہ مذہبی تقریب میں شامل ہونے کے لئے دُور دراز سے بہت کچھ خرچ برداشت کر کے اور سخت سردی کے ایام میں سفر کی صعوبتیں اٹھا کر مذہبی عقیدت و اخلاص کی بناء پر آئے ہُوئے تھے۔ احراریوں نے نہایت گندہ لٹریچر ان میں بکثرت تقسیم کیا۔ جیسا کہ انہوں نے خود بڑے فخر سے یہ اعلان کیا۔ کہ "بیس ہزار کے قریب مختلف قسم کے پمفلٹ قادیانی مرزائیوں میں تقسیم کئے گئے"۔ ان پمفلٹوں میں سے ایک وُہ بھی تھا۔ جو "کیا مرزا قادیانی عورت تھی۔ یا مرد" کے عنوان سے شائع کیا گیا۔ اور جس میں اس قدر گند بکا گیا۔ کہ جسے کوئی شریف انسان پڑھنا۔ اور سُننا بھی گوارا نہیں کرسکتا۔ یہ ناپاک ٹریکٹ بعد میں بھی شائع ہوتا رہا۔ اور آخر جماعت احمدیہ نے اس کے متعلق انتہائی رنج والم کا اظہار کیا۔ اور اپنے مذہبی جذبات کے مجروح ہونے پر واویلا کیا۔ تب حکومت پنجاب کو اس کے ضبط کرنے کا اعلان کرنا پڑا۔ اس کے بعد یہ ٹریکٹ صوبہ سرحد میں شائع کیا گیا۔ اور آخر صوبہ سرحد کی حکومت کو بھی اسے ضبط کرنے کا اعلان کرنا پڑا۔

اس کے علاوہ احراریوں کی طرف سے اور بھی کئی ایک نہایت دلآزار ٹریکٹ وغیرہ شائع ہُوئے۔ جنہیں حکومت نے قابل ضبطی قرار دیا۔ اسی سلسلہ میں ایک نہایت ہی گندہ دل آزار اور فتنہ انگیز اشتہار "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" کے عنوان سے شائع کیا گیا۔ اور اسے قادیان میں بیٹھے ہُوئے احراریوں نے اپنے بورڈ پر چسپاں کر کے شارع عام پر لٹکا دیا۔ جو کئی دن تک وہاں لٹکا رہا۔

یہ ساری شرارت۔ اور فتنہ پردازی محض اس لئے کی گئی۔ کہ احمدیوں کو اشتعال دلا کر فساد پیدا کیا جائے۔ لیکن احمدی سلسلہ کی تعلیم و ہدایات کے ماتحت نہایت ہی صبر آزما حالات میں بھی پُوری طرح پُرامن رہے۔ البتہ حکام کو اس ناپاک اشتہار اور اس کے شائع کرنے۔ اور اس کی اشاعت کرنے والوں کے متعلق توجہ دلاتے رہے۔ ۱۰-۱ اپریل کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے اس اشتہار کو ضبط کر لیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک منظوم رسالہ "خاتم نبوۃ اور تکبر قادیان" کو بھی ضبط کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ان پے در پے ضبطیوں سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار۔ اور رنج دہ گندے لٹریچر کی اشاعت کا ایک سلسلہ جاری ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے گندے لٹریچر کو اس کی بہت کچھ اشاعت ہوجانے کے بعد ضبط کرنے کا اعلان کچھ بھی مؤثر ثابت نہیں ہوتا۔ اور نہ اس فتنہ کو روک سکتا ہے۔ ایسی حالت میں ضروری ہے کہ حکومت کوئی ایسی کارروائی کرے۔ جو مؤثر ثابت ہو۔ اور جس کی وجہ سے وُہ شرارت رک سکے۔ جس کی غرض جماعت احمدیہ کے مذہبی جذبات و احساسات کو مجروح کر کے بدامنی پیدا کرنا اور ملک کی فضا کو بگاڑنا ہے۔

جن ٹریکٹوں۔ اور اشتہاروں کی ضبطی کا اعلان اس وقت تک حکومت کر چکی ہے ان کے متعلق یہ بات گویا پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ حکومت کے نزدیک بھی وُہ امن شکن۔ اور خلاف قانون ہیں۔ اور ان کے لکھنے اور شائع کرنے والے جرم کے مرتکب ہُوئے ہیں۔ لیکن یہ کہ اس جرم کا انسداد ہو۔ یہ ابھی تک نہیں ہُوا۔ وجہ یہ کہ ایک تو اس بارے میں حکومت کی مشینری اتنی دیر کے بعد حرکت میں آتی ہے۔ جبکہ اس قسم کے گندے لٹریچر کا زہر خوب اچھی طرح دور دُور تک پھیل جاتا ہے اور اس کے شائع کرنے والوں کو پوری طرح موقعہ مل جاتا ہے۔ کہ حکومت کے قبضہ میں جانے سے اسے محفوظ رکھ سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جتنے ٹریکٹ وغیرہ اس وقت تک حکومت نے ضبط کئے ہیں ان کی سوائے ایک آدھ کاپی کے اسے کچھ نہیں دستیاب ہو سکا۔ حالانکہ وُہ ٹریکٹ وغیرہ ہزارہا کی تعداد میں شائع کئے گئے ہیں۔ دُوسرے جب ایک گندہ اور اشتعال انگیز اشتہار ضبط کیا جاتا ہے تو کوئی اور اسی قسم کا اشتہار یا ٹریکٹ شائع کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح اس شرارت کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو نت نئے چرکے لگائے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں کیا گورنمنٹ کا فرض نہیں ہے۔ کہ وُہ غور کرے اس صریح ظلم اور شرارت کا انسداد کرنے کے لئے کیا مؤثر طریق اختیار کیا جاسکتا ہے۔ اور کیونکر اس فساد انگیزی کو روکا جا سکتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف گندے اور اشتعال انگیز لٹریچر کے متعلق ضبطیوں کے اعلانات کر کے حکومت دیکھ چکی ہے۔ کہ اس شرارت کے روکنے میں اسے قطعاً کامیابی نہیں ہُوئی۔ اور جن لوگوں نے اس قسم کی شرارت شروع کر رکھی ہے۔ وُہ بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ پھر کیوں وُہ کوئی مؤثر طریق اختیار نہیں کرتی۔ اور کیوں جماعت احمدیہ کو اس رُوحانی اذیت سے نجات دلانے کی کوشش نہیں کرتی۔ جو مخالفین قانون کی صریح طور پر خلاف ورزی کرتے ہُوئے اسے پہونچا رہے ہیں۔ اگر کسی اور فرقہ یا جماعت کی اس طرح مسلسل دل آزاری کی جاتی۔ اس کے مقدس پیشواؤں اور بزرگوں کی اس طرح توہین کی جاتی — اور اسے اس طرح بار بار اشتعال دلایا جاتا۔ تو نہ معلوم اس وقت تک کیا کچھ ہو چکا ہوتا۔ اور گورنمنٹ کے سامنے مذہبی جذبات کی توہین کرنے کے نتائج موجود ہیں۔ کراچی کا خونچکاں حادثہ جو حال ہی میں وقوع پذیر ہُوا اور جس نے مُسلمانوں میں سخت ہیجان پیدا کر رکھا ہے۔ وُہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

لیکن جماعت احمدیہ چونکہ قانون کی پابند جماعت ہے اور قانون کی پابند رہنا اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے اس لئے ہر اس موقعہ پر جبکہ اس کے نازک ترین مذہبی جذبات کو کچلا جاتا ہے۔ اور اس کے دل و جگر کو چھیدا جاتا ہے۔ وُہ اپنے زخمی قلوب حکومت کے سامنے رکھ دیتی ہے۔ اور اس سے دادخواہ ہوتی ہے۔ اس پر گندے اور دل سوز لٹریچر کی صرف ضبطی کا اعلان قطعاً اسے مطمئن نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس سے اس کے زخمی قلوب کا اندمال ہو سکتا ہے کیونکہ فساد انگیز حرکات کا انسداد نہیں ہو رہا۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ حکومت ایسا امن شکن اور صبر آزما لٹریچر لکھنے چھاپنے اور شائع کرنے والوں کے متعلق مؤثر کارروائی کرے۔ تاکہ دُوسروں کو عبرت حاصل ہو۔

کیا ہم امید رکھیں۔ کہ حکومت اس طرف توجہ کرے گی اور ایسا مؤثر قدم اٹھائیگی۔ کہ آئندہ ناپاک لٹریچر اشاعت پذیر ہو کر جماعت احمدیہ کی اذیت اور دل آزاری کا باعث نہ بن سکے۔

# جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں جماعت احمدیہ قادیان کی دعوت

## مخلصانہ ایڈریس کے جواب میں جناب چودھری صاحب کی تقریر

## اگر مجھے ملک کی۔ قوم کی اور سلسلہ کی خدمت کا موقع ملا تو میں سمجھونگا خدا تعالیٰ نے مجھ پر انعام کیا

قادیان۔ ۱۲ اپریل آج جناب چودھری ظفر اللہ خانصاحب کے اعزاز میں لوکل جماعت احمدیہ قادیان نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں بارہ بجے بوقت دوپہر دعوت طعام دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ ڈیڑھ سو کے قریب مقامی اصحاب مدعو تھے۔ کھانے کے بعد حافظ مسعود احمد سلمہ اللہ ابن بھائی محمود احمد صاحب نے نہایت عمدگی سے تلاوت قرآن کریم کی۔ پھر پریذیڈنٹ صاحب لوکل جماعت احمدیہ نے جناب چودھری صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا جس میں احمدیت سے ان کے اور ان کے خاندان کے اخلاص کا ذکر کیا نیز بیان کیا۔ کہ آج آپ کے مکان کی بنیاد رکھے جانے پر آپ قادیان کے باشندے بن گئے ہیں۔ اور ان کے عہدہ کے متعلق خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اس کے جواب میں جناب چودھری صاحب موصوف نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح۔ پریذیڈنٹ صاحب لوکل جماعت احمدیہ اور برادران:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

مجھے ایسی تقریبوں پر تقریر کرنے سے شروع ہی سے کچھ گریز رہا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ اپنے پیشہ وکالت کے لحاظ سے پنجاب کونسل کا ممبر ہونے کے لحاظ اور جماعت احمدیہ کا ایک فرد ہونے کے لحاظ سے میں سٹیج پر تقریریں کرتا رہا ہوں۔ لیکن جب کوئی ایسا موقعہ آئے جہاں میری ذات معرض بحث میں ہو۔ تو وہاں میں اپنے اندر کمزوری محسوس کرتا ہوں۔ اور اپنے جذبات اور خیالات کا کماحقہ اظہار نہیں کر سکتا۔ اور آج تو یہ وقت ہی ایسا ہے۔ کہ اگر مجھ میں اظہار خیالات کی طاقت بھی ہوتی۔ اور خواہش بھی ہوتی۔ کہ لمبی تقریر کروں۔ تو بھی مختصر ہی کرنی پڑتی۔ کیونکہ جمعہ کی نماز کا وقت شروع ہو رہا ہے۔ اور اب میں جس قدر بھی لمبی تقریر کرونگا۔ اتنا ہی زیادہ جمعہ کے وقت میں مداخلت کرنے کا موجب ہونگا۔ اس وجہ سے میں یہ بات بہت زیادہ پسند کرتا ہوں۔ کہ احباب کا مختصر طور پر شکریہ ادا کر دوں۔ تاکہ جتنا وقت بچے۔ وہ دعاؤں میں صرف کیا جائے بجائے اس کے کہ میں اس وقت ان باتوں کا جواب دوں۔ جو ایڈریس میں پیش کی گئی ہیں۔ تاہم مختصر طور پر ایک دو باتوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

پہلا اشارہ جو اس ایڈریس میں کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آج قادیان میں میرے مکان کی بنیاد رکھے جانے سے میں قادیان کا باشندہ سمجھا گیا ہوں۔ مگر میں کم از کم پندرہ سال سے اپنے آپ کو قادیان کا باشندہ سمجھتا ہوں۔ اور اسی وقت سے یہاں آنے پر نماز قصر کر کے نہیں پڑھتا۔ کیونکہ میں یہاں کا باشندہ ہوں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ جب مذبح کا جھگڑا شروع ہوا۔ اور کمشنر صاحب قریب کے ایک گاؤں پنجگرائیں میں آئے۔ اور انہوں نے فیصلہ کیا۔ کہ میں صرف انہی کو سنونگا۔ جو قادیان کے باشندے ہوں۔ تو میں قادیان کا باشندہ ہونے کے لحاظ سے ہی ان کے سامنے پیش ہوا۔ اور اس بات کو انہوں نے قبول کیا۔

اب کچھ عرصہ سے جب میرے تقرر کی وجہ سے مخالفت شروع ہوئی۔ اور مخالفت کرنے والوں نے مجھے ظفر اللہ خان قادیانی لکھنا اور پکارنا شروع کیا۔ تو یہ تحریک میرے دل میں پورے زور کے ساتھ ہوئی۔ کہ میں اپنا رہائشی مکان قادیان میں بناؤں۔ تاکہ میں ظاہری لحاظ سے بھی قادیانی بن جاؤں۔ گو والد صاحب مرحوم نے آج سے ۱۷-۱۸ سال قبل قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ اور ایک مکان بھی انہوں نے خرید لیا تھا۔ مگر میرے دل میں الگ مکان بنانے کی خواہش تھی۔ اور آج خدا تعالےٰ کے فضل سے اس کا ایک مرحلہ طے ہو گیا ہے۔

پس میں تو شروع ہی سے یا کم از کم ۱۹۳۰ء سے جبکہ میں نے قادیان میں مکان بنانے کے لئے زمین خریدی تھی اپنے آپ کو قادیان کا باشندہ سمجھتا ہوں۔ اور مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی۔ کہ اب جبکہ میں اپنے کاغذات اس لئے الگ کر رہا تھا کہ لاہور سے جا رہا ہوں۔ تو کچھ کاغذات والدہ صاحبہ نے مجھے دیئے۔ کہ میں وہ اسد اللہ خان کو دیدوں۔ ان میں اسد اللہ خاں کی بیرسٹری کی سند بھی تھی۔ جس پر لکھا تھا۔ کہ اسد اللہ خاں ولد نصر اللہ خاں ساکن قادیان۔ گویا ہمارا سارا خاندان ہی اپنے آپ کو قادیان کا باشندہ سمجھتا ہے۔

اس کے بعد میں اپنے تقرر کے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ سوائے اس ایک بات کے۔ کہ میں نے جہاں تک اپنے دل کو ٹٹولا اور اپنے حافظہ سے کام لیا ہے۔ میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا تھا۔ کہ اس عہدہ کیلئے۔ یا ایسے ہی کسی اور عہدہ کے لئے۔ یا کسی عہدہ کے لئے میں نے ان اشخاص میں سے کسی سے کبھی کوئی خواہش ظاہر نہیں کی۔ جنکو ایسا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھے اس خدمت کا موقع دیا گیا ہے۔ آپ صاحبان جو اس وقت یہاں موجود ہیں۔ میرے بزرگ ہیں۔ عمر کے لحاظ سے یا سلسلہ کے تعلق کے لحاظ سے۔ میں آپ سب صاحبان سے خواہش کرتا ہوں۔ کہ چونکہ میرے اس تقرر کو مخالفین نے خاص خصوصیت دے دی ہے۔ اور اسے جماعت کی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے میری قابلیت پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ نہ میرے کیرکٹر پر اعتراض کیا ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ ظفر اللہ بہت مضبوط کیرکٹر کا آدمی ہے اور جماعت احمدیہ کا ایک فرد ہونے کی وجہ سے ہی میری مخالفت کی۔ اور مجھے اس وجہ پر فخر ہے۔ پس چونکہ انہوں نے میرے تقرر کو اس قسم کا امتیاز دے دیا ہے۔ اس لئے میں احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعاؤں کے ذریعہ میری مدد کریں۔ تا ایسا نہ ہو کہ میں اپنی کسی خامی کی وجہ سے یا اپنی کسی کمزوری کی وجہ سے یا اپنی کم لیاقتی کیوجہ سے جماعت کے لئے کسی رنگ میں خفت کا باعث بنوں۔ جب تک اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت شامل حال نہ ہو۔ اس وقت تک وہ نتائج مرتب نہیں ہو سکتے۔ جن کی وجہ سے کوئی کام مفید اور بابرکت ہو سکے۔ اس لئے میں آج کی تکلیف کا جو آپ نے میری مہمان نوازی کے لئے برداشت کی۔ اور یہاں وقت خرچ کیا۔ حضور کا اور آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوا درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

گو اب میرا قادیان میں آنا جانا اس کثرت سے نہیں ہوگا۔ جس طرح پہلے تھا۔ اگرچہ میں اب بھی کوشش کروں گا۔ کہ جب موقعہ ملے۔ یہاں آؤں۔ مگر زمینی تعلق کے لحاظ سے میں چونکہ دور رہوں گا۔ اس لئے میں زیادہ خواہشمند ہوں کہ آپ صاحبان میرے لئے دعا کرتے رہیں۔ یہ عہدہ جو مجھے دیا گیا۔ کسی مسلمان کہلانے والے کو ملنا ہی تھا۔ اب اگر مجھے اس وجہ سے ملک کی۔ قوم کی اور سلسلہ کی خدمت کا موقعہ ملا تو میں سمجھونگا خدا تعالےٰ نے مجھ پر انعام کیا۔ لیکن اگر اس عہدہ پر میرے مقرر ہونے سے کوئی امتیازی بات پیدا نہ ہوئی۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ میں حق ادا نہ کر سکا۔ پس میں ایک بار پھر حضرت امیر المومنین اور آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوا درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

# ایک احمدی کا سفرِ کابل

## کابل کے دلچسپ حالات

گزشتہ سال جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری جب کابل گئے۔ تو واپسی پر انہوں نے حالاتِ سفر اور مشاہداتِ کابل پر مشتمل ایک دلچسپ مضمون لکھا جس کے بعض حصے "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ مضمون کو اب پھر شروع کیا جاتا ہے۔ تاکہ احباب جماعت اس ملک کے کچھ نہ کچھ حالات معلوم کر سکیں جس کے متعلق ہم خاص جذبات و احساسات رکھتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

### بازار ہائے کابل

دریا کی دُوسری طرف بازار ہے۔ جس میں متفرق دوکانیں ہیں۔ پل خشتی پر بازار چھتا ہُوا ہے۔ شور بازار اور چوک کے سامنے بھی بازار چھتا ہُوا ہے۔ جو دھوپ بارش اور برف سے بچاتا ہے۔ پل خشتی پر زیادہ تر پنساریوں کی دوکانیں ہیں۔ اسی جگہ وُہ جامع مسجد ہے جس میں اعلےٰ حضرت محمد نادر شاہ جمعہ پڑھنے کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ اور پبلک سے مل کر اس کے دکھ سکھ کے حالات معلوم کرتے اسی جگہ وُہ مشہور سرائے ہے۔ جو سرائے زردار کہلاتی ہے۔ اور جس میں پشاور کی ساختہ جوتیاں بکتی ہیں۔ پل خشتی سے آگے چوک ہے۔ جس کے شمال مغربی گوشہ میں ایک اور سرائے ہے۔ جس کے دروازہ میں ریشمی کپڑا بیچنے والے بیٹھتے ہیں :-

### یہود

یہود کثرت سے بخارا۔ روس۔ اور مشہد سے آئے ہُوئے ہیں۔ ان کا کام عام طور پر روسی کپڑے کی تجارت ہے نوجوان اور بچے بازاروں میں روسی رومال فروخت کرتے ہیں۔ یا بوٹوں پر پالش کرتے ہیں۔ آٹھ نو سال کے بچے بھی یہ کام کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ان لوگوں کی ہمت قابل داد ہے باشندگانِ ملک ان کو نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اور یہ خود بھی بہت محتاط رہتے ہیں بازار چھتہ اور شور بازار لمبے لمبے بازار ہیں اور مختلف پیشوں کے طبقوں پر تقسیم شدہ ہیں۔ جن میں کہیں سنیاری والے ہیں کہیں کپڑا فروش ہیں۔ یہودی جو کپڑا بیچتے ہیں وُہ دوسرے کپڑوں سے نسبتاً ارزاں اور مضبوط ہوتا ہے۔ مگر دلکش نہیں ہوتا۔ جاپانی اور انگریزی کپڑے جو خوبصورت۔ چمکدار اور دلکش ہوتے ہیں۔ وہ اکثر سکھ فروخت کرتے ہیں۔

### سکھ

سکھ یہاں کثرت سے ہیں۔ کپڑے کے سوداگر ہیں۔ اور خوشحال ہیں۔ سروں پر سُرخ اور زرد پگڑیاں باندھتے ہیں۔ ان کی عورتوں کا زرد رنگ کا برقع ہوتا ہے۔ یہود اور سکھ عورتیں مسلمان عورتوں کی طرح برقعہ پوش ہو کر نکلتی ہیں۔ اور ان میں بھی مسلمانوں کی طرح پردہ ہے :-

### مذہبی آزادی

جہاں تک میں نے دیکھا۔ افغان گورنمنٹ کی طرف سے عملاً آزادی ہے۔ اگر کوئی شخص سیاسی امُور سے علیحدہ رہتا ہے۔ تو مذہبی طور پر خواہ کوئی سکھ ہو۔ یا عیسائی۔ یہودی ہو۔ یا ہندو۔ سُنی ہو۔ یا شیعہ۔ یا کسی اور فرقہ کا مسلمان اس کو اپنے عقائد میں آزادی ہے۔ البتہ دُوسروں سے اس طرح تعارض نہ کرے جس سے امنِ عامہ میں ہیجان پیدا ہو۔ پشاور اور پنجاب میں افغانستان کے خلاف گزشتہ ایام میں سکھ اخبارات نے جو اشتعال پیدا کر رکھا تھا۔ میں نے افغانستان میں اس کا کوئی اثر نہ دیکھا۔ ہندوستان کی اقوام خود گرگ زدہ ہیں۔ ورنہ افغانستان میں سکھ امن۔ اور چین سے تجارت کرتے ہیں۔ اور خوب روپیہ کماتے ہیں۔ بلکہ افغان گورنمنٹ کے بڑے بڑے کاموں کے ٹھیکیدار بھی سکھ ہیں :-

### کتب فروش

چوک سے ایک بازار کتب فروشوں کا بھی شروع ہوتا ہے جس میں قالین ہر قسم کے اور ارزاں دستیاب ہوتے ہیں۔ بخارائی کپڑا اور روسی ساخت کے چینی برتن بھی کثرت سے فروخت ہوتے ہیں :-

### غلہ منڈی

یہاں ایک آٹے اور غلہ کی منڈی بھی ہے مگر گندم کا آٹا اچھا نہیں ملتا۔ گھی عام فروخت ہوتا ہے۔ گوشت دنبے کا زیادہ اور گائے کا کم فروخت ہوتا ہے۔ مگر خوب مجرب ہوتا ہے۔ اور کثرت سے استعمال ہوتا ہے :-

### سکے اور اوزان

بازار میں افغانی اور کابلی سکہ چلتا ہے افغانی صرف قرآن ہیں۔ جو ہندوستان کے سکہ کے لحاظ سے ۹ پیسے کا ہوتا ہے اور کابلی۔ قران ۲۔ آنے کا۔ تانبے کے سکے مختلف قیمتوں کے ہیں۔ اسی طرح اوزان یعنی تولنے کے بٹے بھی ہندوستان سے مختلف ہیں۔ کپڑے ماپنے کا گز ہندوستان کے گز سے بہت بڑا ہے۔ انگریزی ۳۶۔ انچ کا ہے۔ پشاور کا ۳۸ انچ کا۔ اور کابل کا غالباً چالیس انچ کا ہوتا ہے

### مساجد

مساجد میں سے جامع مسجد پل خشتی اور جامع مسجد بازار کتب فروشاں شور بازار یا عیدگاہ بڑی مساجد ہیں۔ مساجد میں صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ لوگ بوٹوں سمیت مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں۔

### قبور

قبور کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اکثر خام ہیں جلد مٹ جاتی ہیں۔ اور مُردوں کی ہڈیاں قبرستان میں ننگی نظر آتی ہیں۔ جہاں اعلےٰ حضرت محمد نادر شاہ کی قبر ہے۔ اس ٹیلہ کے دامن میں پُرانا قبرستان پھیلا ہُوا ہے۔ قبریں سب ویران ہیں۔ اور اکثر لوگ وہاں پاخانہ پھر جاتے ہیں۔ بلدیہ پر اس حصہ کی خصُوصیت سے صفائی لازمی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ کہ یہ ٹیلہ ڈھلوان کر کے درست کرایا جائے۔ اور اس پر گھاس اور پھول ترتیب سے لگائے جائیں۔ اعلےٰ حضرت محمد نادر شاہ کے خاندان کی قبور پر جُدا جُدا لوحِ مزار لگائے جائیں جن پر ان کے مختصر حالات تحریر ہوں۔

### حفاظتِ آثارِ قدیمہ

ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان کی گورنمنٹ کی طرح افغانستان کی گورنمنٹ بھی آثارِ قدیمہ کو جلد سے جلد درست کر کے ان کی نگرانی اور حفاظت ضروری قرار دے۔ اور نقصان پہنچانے والوں کو سزا دے :-

### ترقی

اگرچہ سڑکوں۔ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ اعلیٰحضرت محمد نادر شاہ سے قبل بھی افغانستان میں موجود تھا۔ مگر جو دلچسپی ان امور کی توسیع اور اشاعت میں اعلےٰ حضرت موصُوف نے لی وُہ بہت زیادہ تھی اور اگر افغانستان کے اقبال نے ساتھ دیا۔ تو خاندانِ نادری تھوڑے ہی عرصہ میں افغانستان کی کایا پلٹ دیگا۔ انشاء اللہ

### بالاحصار

بالاحصار کے قلعہ کو اعلےٰ حضرت نادر شاہ نے دوبارہ آباد کیا۔ اس کے دامن میں شہر کی جانب ایک عُمدہ اور وسیع باغ خوبصورت کیاریوں اور راستوں سے آراستہ بنانے کا حکم دیا۔ جو اب زیرِ تعمیر و تکمیل ہے اس کو بھی باغ عمومی ہی کہتے ہیں۔ اس کے شمال کو ایک مدرسہ کی عمارت تعمیر ہو رہی ہے۔

### حفظانِ صحت

شہر کابل کا قدیمی حصہ حفظان صحت کے لحاظ سے سخت قابل توجہ ہے۔ اس میں زمین دوز نالیاں ہوں۔ گھروں اور کوچوں سے پختہ نالیاں نکلیں اور ان بدرروؤں میں ملا دی جائیں۔

پاخانوں کا انتظام نہایت اچھے طریق پر کیا جائے۔ کوڑا کرکٹ کسی جگہ جمع نہ رہے۔ کوچے پختہ اور عمدہ فرش کے ہوں۔ پانی کے نل ضروری مقامات پر محفوظ طریق سے لگے ہوں ‌‌:

### انتظام آب رسانی

شہر کے نلکوں کا پانی کوہ پغمان سے آتا ہے۔ جو بہت عمدہ ترین اور ہاضم ہے۔ ہوا خشک ہے گرد زیادہ ہے ‌:

### سیر گاہیں

چمن حضوری۔ سڑک ارک۔ گذر گاہ پغمان دارالامان۔ بازار اندرابی۔ باغ عمومی امیر امان اللہ۔ باغ عمومی اعلیٰ حضرت محمد نادر شاہ عمدہ سیر گاہیں ہیں۔

### حمام بلدیہ

قریب بازار شاہی بلدیہ نے ایک نہایت عمدہ اور صاف حمام بنوایا ہے۔ جس کے دو حصے ہیں ایک خاص دوسرا عام۔ چارج بھی مناسب ہے۔ کوئٹہ اور دہلی کے حماموں سے خوبصورت اور عمدہ ہے۔ گرم و سرد دونوں طرح کا پانی ملتا ہے۔

### بجلی

شہر کابل اور چھاؤنی اور پغمان۔ جبل السراج چاریکار۔ سرائے خواجہ وغیرہ سب مقامات پر برقی روشنی ہے۔ اور بجلی بہت ارزاں ہے۔

### امراء کے مکانات

وزرا امرا اور اہل ثروت لوگوں کے مکانات میں ایک وسیع صحن ہوتا ہے۔ جس میں عمدہ قسم کے سرو۔ چنار یا سفیدہ کے درخت ہوتے ہیں۔ پھولوں کی کیاریاں انگریزی پھولوں سے مالامال اور انکے لئے فوارے یا نالیاں ہوتی ہیں۔ جو انکو سیراب کرتی ہیں۔

### تعمیر کا کام

مکانات کی دیواروں کا زیرین حصہ اکثر پتھروں کا ہوتا ہے۔ اوپر کچی بلند دیوار جسے بارش اور ہوا کم نقصان دے سکتی ہے۔ چونے کے پلستر اور لکڑی کا کام نہایت عمدہ ہوتا ہے پاس ہی پہاڑ ہے۔ جہاں سے پتھر لیا جاتا ہے مگر اہل کابل اس کو کم استعمال میں لاتے ہیں۔ خدا جانے اس کی کیا وجہ ہے۔

### دریائے کابل

دریائے کابل کا پانی شہر میں آنے سے قبل باغات کی آبپاشی کرتا ہے۔ لہذا شہر میں داخل ہو کر صرف ایک معمولی ندی کی سی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس کے اندر بمشکل تین چار انچ پانی گہرا اور چھ سے آٹھ فٹ تک چوڑا بہتا ہے۔ دریا کے دونوں کنارے پیشاب اور پاخانے سے سخت بدبودار اور خراب ہوتے ہیں۔ جو سخت قابل اعتراض بات ہے۔ اور بلدیہ کی توجہ کے لائق ہے ‌:

### سفارت خانہ ہائے دول خارجہ

شہر کابل میں باستثنائے سفارت خانہ برطانیہ اور سفارت خانہ روسیہ باقی سفارت خانے دولت اطالیہ اور دولت ترکیہ۔ دولت ایرانیہ اور دولت فرانسیسی دہ افغاناں میں ہیں۔ سفارت خانہ برطانیہ باغ بالا کے پاس ایک وسیع میدان میں قلعہ نوبرجہ کے ساتھ ہے۔ جس کو برطانیہ نے اپنی خرید کردہ زمین میں نہایت خوش نما صورت میں آباد کیا ہے۔ اس کے باہر کے احاطہ میں ہسپتال اور کلرکوں کے کوارٹر ہیں۔ اور اندر کے احاطہ میں سفیر برطانیہ کی انگریزی ساخت کی رہائش گاہ ہے گودام ہے۔ موٹر خانہ ہے۔ گھنٹہ گھر اور پانی کا حوض ہے

### شاہان کابل کے دار القرار

امیر دوست محمد خان ہرات میں مدفون ہے امیر شیر علی خان کا مزار شریف ترکستان میں ہے امیر عبد الرحمٰن بازار شاہی میں ایک باغ کے اندر ایک وسیع گنبد میں اور عمدہ عمارت کے اندر دفن ہے جس کا مرقد سنگ مرمر کا ہے۔ امیر حبیب اللہ خان کا مزار جلال آباد میں ایک باغ کے اندر ہے۔ سردار نصر اللہ خان کی قبر نامعلوم ہے۔ امیر یعقوب خان ڈیرہ دون میں اور امیر ایوب خان پشاور میں دفن ہیں۔ اعلیٰ حضرت محمد نادر شاہ اپنے اجداد کے مقبرہ میں استراحت فرما ہیں امیر امان اللہ خان اطالیہ میں چشم حیرت سے انقلاب زمانہ کو دیکھ رہے ہیں یہ خدا تعالےٰ کی قدرت کے عجائبات ہیں۔

### باغ بالا

کابل سے دو میل پغمان اور کوہ دامن کے مقام اتصال پر ایک پہاڑی کے دامن میں باغ بالا ہے۔ جس میں امیر عبد الرحمٰن نے اپنے دربار کا دیوان بنایا تھا۔ اور وہاں موسم گرما میں عدالت کیا کرتا تھا۔ آج یہ عمارت ایک تعلیم گاہ ہے۔

# قادیان میں احراریوں کی آمد کس قماش کے لوگوں سے شروع ہوئی

## قادیان میں احرار کا دفتر کھولنے والے غریب شاہ کی حقیقت

احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ انگیزی کے لئے جب قادیان میں اڈا قائم کرنا چاہا۔ تو اس کام کے لئے انہوں نے جن لوگوں کو منتخب کیا۔ ان میں سے ایک غریب شاہ بھی تھا۔ یہ وہی شخص ہے جس کا ذکر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں کئی بار آچکا ہے۔ اور جس کے متعلق عطاء اللہ شاہ صاحب کے وکیل نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے دوران شہادت میں یہ سوال کیا تھا۔ کہ "غریب شاہ جو ۱۹۳۳ء میں قادیان گئے۔ اور انہوں نے وہاں احرار کا دفتر کھولا ان کو آپ جانتے ہیں"۔ گویا غریب شاہ وہ شخص ہے جس نے قادیان میں احرار کی بنیاد رکھی۔ اور یہ وہ پہلا احراری مجاہد ہے۔ جسے آٹھ کروڑ مسلمانان ہند میں سے منتخب کر کے احراریوں نے قادیان بھیجا اس کے متعلق تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اخبار "زمیندار" نے ایک مضمون شائع کیا۔ جس کو اس لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ کہ ناظرین اندازہ لگا سکیں۔ قادیان میں احراریوں کی بنیاد کس قماش کے لوگوں کے ہاتھوں رکھی گئی۔ "زمیندار" نے "مجلس احرار کے نام پر لوگوں کو دھوکا دینے کی ناپاک کوشش" اور "غریب شاہ کی کرتوت" کے عنوان سے حسب ذیل مضمون شائع کیا۔

"مدیر محترم روزنامہ "زمیندار" لاہور السلام علیکم اما بعد میں آپ کے جریدہ فریدہ کی وساطت سے کارپردازان "شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام ہند" سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آیا کوئی غریب شاہ نامی ایک شخص آپ کی طرف سے جامع مسجد قادیان کی تعمیر کے لئے چندہ فراہم کرنے کے لئے سندھ میں بطور سفیر مقرر کر کے بھیجا گیا ہے۔ یہ شخص عرصہ سات آٹھ ماہ سے سندھ کے مختلف شہروں میں پہنچ کر چندہ فراہم کر رہا ہے۔ اور صدہا روپیہ فراہم کر چکا ہے۔ سندھ کے اسلامی روزنامہ "الوحید" میں اس کے متعلق شکایتی اعلان چھپ چکا ہے۔ اب ایک ہفتہ سے کراچی میں آکر جامع مسجد قادیان کے لئے چندہ جمع کرنے لگا۔ میرے پاس بھی آیا۔ اور مجھے وہ رسید بک دکھائیں۔ جن میں سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون ایم۔ ایل۔ اے کا عطیہ پچاس روپے دکھایا گیا تھا۔ ساتھ ہی حضرت مولانا محمد صادق صاحب آف کھڈہ کی طرف سے چار روپے درج تھے۔ چونکہ یہ دونوں ہندسے مشکوک اور مشکوک معلوم ہوئے۔ میں نے اپنی طرف سے چندہ نہ دے کر دوسرے دن آنے کے لئے کہا۔ اس اثناء میں میں نے حضرت مولانا محمد صادق صاحب سے دریافت کیا۔ مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں نے ایک روپیہ دیا تھا۔

شخص مذکور تیسرے دن پھر میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے رسید بک دیکھنے کو مانگی۔ ایک رسید بک جس میں مولانا صاحب کا چندہ چار روپیہ درج تھا دکھایا۔ دوسرا رسید بک جس میں سیٹھ صاحب کا چندہ پچاس روپے کا درج تھا۔ اس کے پاس اس وقت موجود نہ تھا۔ علاوہ اس کے چند سندات اردو اور انگریزی میں لکھے ہوئے اس کے پاس موجود تھے۔ ایک سند میں لکھا ہوا تھا۔ کہ "شعبہ تبلیغ مجلس احرار ہند" کی طرف سے امداد حاصل کرنے کے لئے شخص مذکور کو مقرر کیا جاتا ہے۔ اس سند میں عبد الکریم آف جبالہ سکرٹری شعبہ تبلیغ مجلس احرار ہند" یا "امرتسر" کا نام بطور دستخط کنندہ لکھا ہوا تھا۔ انگریزی سند میں علامہ سر اقبال اور دیگر عمائد و اکابر پنجاب کے اسماء گرامی درج تھے۔ اور کچھ نام اردو میں بھی دستخط کنندگان کے تھے۔ جن کے ساتھ بقلم خود کا اضافہ بھی تھا۔

چونکہ میرا گمان ان سندات اور رسید بکوں کے جعلی ہونے کے متعلق مبدل بیقین ہو گیا۔ لہذا میں نے اس کو مولانا محمد صادق اور سیٹھ صاحب کے پاس چلنے کے لئے کہا۔ پہلے تو چلنے کے لئے تیار ہوا۔ مگر بالآخر انکار کیا۔ آخر ملاطفت و نرمی کے ساتھ دفتر روزنامہ "الوحید" تک چلا۔ جہاں پہنچکر ساری حقیقت معلوم ہوئی۔ کہ یہ شخص مدت

# سرڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کے ارادے

## عدالت ہائے پنجاب میں اصلاحات کا انقلاب انگیز پروگرام

سرڈگلس ینگ چیف جسٹس ہائی کورٹ لاہور نے گجرات میں عدالت ہائے پنجاب میں اصلاحات کے متعلق حال میں جو تقریر فرمائی۔ اور جس کا خلاصہ الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں دیا جا چکا ہے۔ وہ تفصیل کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ چیف جسٹس کو ان لوگوں کی تکالیف اور مشکلات کا پورا احساس ہے جنہیں عدالتوں میں انصاف کے حصول کے لئے جانا پڑتا ہے۔ اور وہ حصول انصاف کو آسان تر اور اہل مقدمات کی تکالیف کو دور کرنیکے متعلق نہایت مفید تجاویز کو عمل میں لانیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر وہ اپنا یہ پروگرام جاری کر سکے۔ تو یہ ان کا ایسا کارنامہ ہوگا۔ جسے اہل پنجاب ہمیشہ شکر گزاری سے یاد رکھینگے۔ آپ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"بار کی عزت اور وقار بلند کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ یہ امر موجب افسوس ہے کہ ہندوستان میں بار کو وہ رتبہ حاصل نہیں جو انگلستان میں ہے کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہندوستان کے وکلاء بھی ایسے ہی بلند مرتبہ کیوں نہ ہوں۔ جیسے انگلستان میں ہیں۔ بار کے ممبرں کو چاہئے۔ کہ وہ ان برائیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ جن کی بدولت اس کا رتبہ بلند نہیں ہو سکتا۔ اس پیشہ کی عزت بڑھانا اس کے ہر پیشہ ور کو اپنا فرض جاننا چاہئے۔

### ایک وکیل کی حیثیت میں

میں اس جلسے میں چیف جسٹس کی حیثیت میں تقریر کرنے کیلئے نہیں آیا۔ بلکہ ایک ایسے شخص کے طور پر آیا ہوں۔ جو وکالت کرتا رہا ہے۔ اور وکالت کے پیشے کو باعزت اور واجب التعظیم پوزیشن میں دیکھنا چاہتا ہے۔ میں آپ سب کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

### سنٹرل بار ایسوسی ایشن کی ضرورت

ان ذلت آفرین حرکتوں کو ترک کرو۔ جو وکالت کی بدنامی کا باعث ہیں۔ ان کا اصل سبب اقتصادی کساد بازاری ہے۔ اور دوسرا سبب یہ ہے۔ کہ وکالت کرنے والے وکیلوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے چند وکیل ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے پاس پرائیویٹ ذریعۂ آمدنی ہوتا ہے۔ اور وہ اپنے موقعہ کا انتظار کر سکتے ہیں۔ آخر الذکر ترغیب میں پھنس کر اپنی بیوی اور بچوں کی پرورش کیلئے ذلت آفرین طریقے اختیار کرتے ہیں۔ اس امر کی کوشش کرنی چاہئے کہ ایسے طریقے بالکل مسدود کر دیئے جائیں۔ میں نے ہائیکورٹ بار کے پرانے اور نئے وکیلوں سے اس بارے میں تبادلہ خیالات کیا۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ لاہور میں ایک سنٹرل بار ایسوسی ایشن ہونی چاہئے۔ جسکے ساتھ دیگر بار ایسوسی ایشن ملحق ہوں۔ سالانہ ایک جلسہ منعقد ہوا کرے جسمیں پیشہ وکالت کو بلند کرنیکی تدبیروں پر غور کیا جائے۔ میری تجویز ہے کہ جو وکیل پریکٹس کرنا چاہے۔ اس کے لئے کسی بار ایسوسی ایشن کا ممبر بننا لازمی قرار دیا جائے۔ اسطرح اس پیشے میں انضباطی دستور نافذ العمل ہو جائیگا۔ جس طرح انگلینڈ کی اکسٹرا کورٹ کو اختیارات حاصل ہیں۔ اسطرح کے اختیارات اس بار ایسوسی ایشن کو حاصل ہونگے۔ وہ کسی ممبر کو اسکی کسی ناجائز کارروائی کی بدولت وکالت سے معطل کر سکیگی۔

### رشوت ستانی کا انسداد

میں چاہتا ہوں۔ کہ عدل و انصاف کا سارا انتظام پاک اور صاف ہو۔ اس پاکیزگی اور صفائی کے بغیر انصاف اور عدل نہیں ہو سکتا۔ اس محکمہ کے اگزیکٹو اور جوڈیشل دونوں شعبے پاک نہیں۔ دونوں میں رشوت ستانی اور فرقہ پرستی کا زور ہے۔ میں نے سارے صوبہ کا دورہ کیا ہے۔ اور مجھے یقین ہو گیا ہے۔ کہ جہاں تک عدالتی شعبے کا تعلق ہے بہت کم عدالتی افسر ایسے ہیں۔ جو رشوت کے طور پر روپیہ وصول کرتے ہوں۔ لیکن مجھے یقین نہیں۔ یہ بھی رشوت ستانی کی طرح بُرا عمل ہے انصاف کیلئے درخواہ کو بہت زیادہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

### رشوت ستانی میں وکیلوں کا حصہ

رشوت ستانی کا سلسلہ وکیلوں کے سرگرم سوالات کے بغیر جاری نہیں رہ سکتا۔ اگر وکیل اسکے انسداد پر کمر بستہ ہو جائیں تو یہ سلسلہ منقطع ہو جائے۔ مستقبل قریب میں یہ طریقہ رائج کر دیا جائیگا۔ کہ انکوائری آفس کھولے جائیں گے۔ درخواست کنندے دو آنے یا چار آنے کا ٹکٹ درخواست پر لگا دینگے۔ اور ضروری معلومات حاصل کر لیں گے۔ اس مقصد کے لئے انہیں ناظروں وغیرہ کے پاس نہیں جانا پڑے گا۔ عدالت کا کوئی اہلکار احاطہ عدالت میں اگر کسی درخواست کنندہ سے گفتگو کرتا دیکھا جائے گا۔ تو فوراً موقوف کر دیا جائے گا۔

### عدالتیں یا ڈاکخانہ

میں چاہتا ہوں۔ کہ لوگ عدالتوں میں جائیں اور انہیں ڈاکخانوں کی طرح استعمال کریں۔ گورنمنٹ کی فیس ادا کی۔ وکیلوں کا خرچہ ادا کیا۔ اور دیگر ضروری اخراجات ادا کرنے کے بعد اپنا مدعا حاصل کر لیا۔ یہ دستور ہونا چاہئے۔ مقدمات کے فیصلے میں تاخیر کی جاتی ہے۔ ایک یا دو برس کے اندر اندر میں ایسا انتظام کر دوں گا۔ کہ عدالت ماتحت میں کسی مقدمہ پر ۱۸ ماہ سے زیادہ عرصہ نہ لگے۔ اور ہائی کورٹ میں ۶ ماہ کے اندر اندر اپیل کا فیصلہ ہو جائے۔

### عدالتوں میں کام کیوں نہیں

اس تاخیر کی بدولت کئی کاروباری لوگ عدالتوں میں نہیں آتے۔ اگر کسی بیوپاری کو یہ علم ہو۔ کہ ۵۰ ہزار روپیہ حاصل کرنے کے لئے دس برس کا عرصہ درکار ہے۔ جس میں رشوت دینی پڑے گی۔ اور کئی اور مصیبتیں جھیلنی ہونگی۔ تو وہ قدرتی طور پر عدالت سے باہر ۲۵ فیصدی کی وصولی بیوپاری نقطۂ نگاہ سے بہتر سمجھے گا۔

### وکیلوں کو مشورہ

بہت زیادہ جرح و تنقید بری ہوتی ہیں۔ اپنا مقدمہ نہایت عمدگی سے تیار کرو۔ اور اس کے متعلق تمام قانونی نکات کا مطالعہ غور سے کرو۔ اور جلد از جلد انصاف کرانے میں امداد کرو۔ زیادہ سے زیادہ دو یا تین اچھے گواہ پیش کرو۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ کئی مقدمے محض اس لئے خراب ہو گئے۔ کہ ان میں بہت زیادہ گواہ پیش کئے گئے۔ یا پبلک اور مدعی کو خوش کرنے کیلئے وکیل نے طویل جرح شروع کر دی۔ اگر کسی گواہ نے آپ کے مدعی کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ تو اسے جانے دیجئے قتل کے مقدمات میں کئی ملزموں کو محض اس لئے موت کی سزا مل گئی۔ کہ وکیل نے ایسے گواہوں پر طویل جرح شروع کر دی۔ جنہوں نے اس کے مدعی کے خلاف کچھ نہ کہا تھا۔ لیکن وکیل کی کامیابی کا راز یہی ہے۔ کہ وہ اپنا منہ بند رکھے مقدمہ کی کارروائی میں صرف متعلقہ باتوں کی طرف توجہ رکھو۔

### رشوت ستانی کے ذمہ وار

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے چیف جسٹس نے کہا۔ ہندوستان میں رشوت ستانی کا خاتمہ کرنے کے لئے رائے عامہ میں حس نہیں۔ اس خرابی میں متعدد لوگ اپنی پوزیشن کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ہوس کو پورا کرتے ہیں لیکن سوسائٹی انہیں ان کی ان بدعادتوں کے باعث اچھوت قرار دینے کی بجائے ان کی عزت اور احترام کرتی ہے۔ انگلستان میں اگر ایسی بات ہو۔ تو پبلک اس شخص کی حقیقت کھول دیتی ہے۔ لیکن ہندوستان میں تو یہ حالت ہے۔ کہ کوئی شخص اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ حضرات جو اہل علم ہیں۔ اہل دماغ ہیں۔ صاحب مرتبہ ہیں۔ اپنی میونسپلٹیوں کی اصلاح کریں۔ جہاں رشوت ستانی کا دور دورہ ہے لیکن میں حیران ہوں۔ کہ کوئی توجہ نہیں دیتا۔

### فیسوں کی زیادتی

اس وقت میں جن امور کی اصلاح کرنے پر غور کر رہا ہوں۔ وہ یہ ہیں:۔

(۱)۔ دیوانی مقدمات دائر کرنے کی فیس بہت زیادہ ہے۔

(۲)۔ مسلیں دیکھنے اور نقلیں لینے کی فیس کم ہونی چاہئے۔ میں انہیں کم کرنے کی فکر میں ہوں میں ایک ایسی کمیٹی مقرر کروں گا۔ جو ان تجاویز پر غور کرے گی۔ جو بنچ اور بار کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ اس کمیٹی کی جس قدر سفارشات ممکن ہوں گی۔ میں منظور کرونگا۔ اور باقی کے لئے گورنمنٹ سے تحریک کرونگا میں پکے اصلی اور خالص انصاف کا حامی ہوں (ا۔ پ)

# گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات

## صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ جنوری ۱۹۳۵ء

| نمبر شمار | نام صیغہ | رقم آمد | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | بیت المال | ۸۴۲۹-۴-۳ | |
| ۲ | صدقات | ۲۲۲۱-۱۳-۳ | |
| ۳ | مقبرہ بہشتی | ۷۸۸۲-۱۰-۰ | |
| ۴ | تعلیم الاسلام ہائی سکول | ۵۱۲-۱۰-۶ | |
| ۵ | مدرسہ احمدیہ | ۱۹-۸-۰ | |
| ۶ | احمدیہ ہوسٹل | ۱۸۶-۹-۹ | |
| ۷ | امور عامہ | ۹-۲-۶ | |
| ۸ | نور ہسپتال | ۱۹۱-۴-۰ | |
| ۹ | ضیافت | ۱۷۳۹-۱۵-۶ | |
| ۱۰ | دعوت و تبلیغ | ۱۶۳-۳-۹ | |
| ۱۱ | تصنیف | ۱۵۵۷-۱۵-۶ | |
| | میزان | ۲۴۰۱۵-۰-۰ | |
| ۱۲ | طبع و اشاعت | ۲۲۸۳-۶-۰ | |
| ۱۳ | ریویو انگریزی | ۱۳۴-۱۰-۰ | |
| ۱۴ | بورڈران ہائی | ۵۷۳-۶-۰ | |
| ۱۵ | بورڈران احمدیہ | ۴۵۴-۱۵-۳ | |
| ۱۶ | پراویڈنٹ فنڈ | ۳۶۳۰-۱۱-۶ | |
| ۱۷ | جائداد | ۱۸۴-۲-۰ | |
| | میزان | ۸۲۶۱-۲-۹ | |
| ۱۸ | قرضہ | ۲۳۸۰۰-۰-۰ | |
| | میزان | ۲۳۸۰۰-۰-۰ | |
| | میزان کل | ۵۶۰۷۶-۲-۹ | |

| نمبر شمار | نام صیغہ | رقم خرچ | کیفیت |
|---|---|---|---|
| ۱ | بیت المال | ۱۹۸۳-۱۳-۰ | |
| ۲ | صدقات | ۲۹۱۳-۱۴-۶ | |
| ۳ | مقبرہ بہشتی | ۱۸۴۳-۰-۹ | |
| ۴ | تعلیم و تربیت | ۱۲۵۱-۰-۶ | |
| ۵ | تعلیم الاسلام ہائی سکول | ۴۴۴۰-۳-۹ | |
| ۶ | مدرسہ احمدیہ | ۱۹۷۲-۱۴-۶ | |
| ۷ | گرلز سکول | ۱۲۰۲-۱-۶ | |
| ۸ | احمدیہ ہوسٹل | ۵۵۲-۹-۹ | |
| ۹ | امور عامہ | ۵۴۰-۸-۰ | |
| ۱۰ | نور ہسپتال | ۹۹۳-۰-۳ | |
| ۱۱ | ضیافت | ۹۵۴-۱۳-۳ | |
| ۱۲ | دعوت و تبلیغ | ۹۶۶۸-۰-۹ | |
| ۱۳ | تعمیر | ۱۰۰-۰-۰ | |
| ۱۴ | قضاء | ۷-۵-۶ | |
| ۱۵ | خلافت | ۱۴۰۰-۰-۰ | |
| ۱۶ | پرائیویٹ سکرٹری | ۸۱۹-۹-۳ | |
| ۱۷ | نظارت اعلیٰ | ۲۲۹۹-۶-۳ | |
| ۱۸ | افتاء | ۱-۱۰-۶ | |
| ۱۹ | محاسب | ۱۰۳۷-۲-۰ | |
| ۲۰ | تالیف و تصنیف | ۷۰۸-۸-۳ | |
| ۲۱ | جامعہ احمدیہ | ۱۱۱۰-۱-۶ | |
| ۲۲ | امور خارجیہ | ۶۳۹-۱۰-۰ | |
| ۲۳ | جائیداد | ۱۶۵-۱۰-۰ | |
| | میزان | ۳۶۴۰۵-۰-۹ | |
| ۲۴ | طبع و اشاعت | ۳۲۸۴-۱۳-۳ | |
| ۲۵ | ریویو انگریزی | ۷۴-۱۵-۰ | |
| ۲۶ | بورڈران احمدیہ | ۲۲۶-۱۰-۰ | |
| ۲۷ | پراویڈنٹ فنڈ | ۱۸۸۸-۱۴-۳ | |
| ۲۸ | جائیداد | ۵۹-۸-۰ | |
| ۲۹ | بورڈران ہائی | ۴۴۹-۸-۰ | |
| | میزان | ۶۶۱۴-۴-۳ | |
| ۳۰ | قرضہ | ۱۰۷۱۰-۰-۰ | |
| | میزان | ۱۰۷۱۰-۰-۰ | |
| | میزان کل | ۵۳۷۲۹-۵-۳ | |

محاسب صدر انجمن احمدیہ

# بلا تفصیل رقوم کی تفصیل بھجوائیں

مندرجہ ذیل احباب نے چندہ کی رقوم بھجوائی ہیں۔ لیکن تفصیل ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے امانت بلا تفصیل میں پڑی ہیں جن مدات میں داخل کرنے کی غرض سے بھیجی گئیں تھیں۔ ان میں داخل نہیں ہو سکتیں۔ قبل ازیں بھی کئی بار عرض کیا جا چکا ہے کہ ترسیل زر کے وقت تفصیل ضرور ساتھ بھجوایا کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ بعض احباب اس امر کا خیال نہیں رکھتے۔ اور خواہ مخواہ رقوم بہت عرصہ تک امانت میں پڑی رہتی ہیں۔ لہذا بذریعہ اس اعلان کے مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ احباب اپنے اپنے نام کے سامنے کی رقم کی تفصیل فوراً بھجوائیں۔ تا ان کی بھیجی ہوئی رقوم ان مدات میں داخل ہو کر مالی سال رواں میں شمار ہو سکیں۔ جن مدات میں داخل کرنے کے لئے بھیجی گئی تھیں۔ ورنہ ۳۰ اپریل ۱۹۳۵ء کے بعد رقم داخل ہونے کی صورت میں، اس سال میں وہ شمار نہ ہو سکیں گی اور مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء کے فیصلہ کے مطابق تفصیل نہ آنے کی صورت میں میعاد گزرنے پر اگر یہ رقوم چندہ عام میں داخل کرا دی گئیں۔ تو پھر حسابات کی خرابی کی ذمہ داری صیغہ ہذا پر نہ ہوگی فرداً فرداً خطوط بھی بھجوائے جا چکے ہیں۔

| تاریخ وصولی رقم | نام فرستندہ رقم | رقم |
|---|---|---|
| ۱۹ 11/34 | نذر محمد صاحب چنیوٹ | ۳/- |
| ۲۶ 11/34 | احمد گل خان صاحب (بذریعہ کراچی بنک) | ۸/۳/۹ |
| " | جماعت لکھنؤ | ۲/- |
| ۲۸ 11/34 | شیخ چراغ دین صاحب شیخوپورہ | ۱/۱۴/۶ |
| ۸ 12/34 | بابو عبدالحق صاحب کاکول ہزارہ | ۵/- |
| ۱۵ 12/34 | عبدالعزیز صاحب عالم ہوشیارپور | ۳/- |
| ۱۴ 1/35 | سردار علی صاحب ہپی | ۴/۱۱/۶ |
| ۱۳ 2/35 | " | ۱/۹/۶ |
| ۱۴ 1/35 | عبدالغنی صاحب قادرآباد امرتسر | ۱۱/- |
| ۱۵ 1/35 | راجہ ستار خان صاحب دولہ جہلم | ۸/۱ |
| ۲۲ 1/35 | قاضی کلیم اللہ صاحب شیخوپورہ | ۱/- |
| " | رحمت علی خان صاحب بہاولپور | ۵/- |
| ۲۶ 1/35 | قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی | ۳/۱۱/۶ |
| ۴ 2/35 | شیخ نثار دین صاحب مکند پور جالندھر | ۴/۱۳/- |
| ۴ 2/35 | دین محمد صاحب چک نمبر 90/92 بہاولپور | ۹/- |
| ۶ 2/35 | محمد حیات صاحب ادرحماں سرگودہا | ۶/- |
| ۷ 2/35 | علی بخش صاحب ٹوپاری نمبر 9/152 ضلع ملتان | ۱۱/- |
| ۳۰ 2/35 | عظیم الرحمن صاحب اے جی کریک زنجیار حیدرآباد سندھ | ۲/۵/۹ |
| ۱۲ 2/35 | امیر الدین صاحب لالیاں جھنگ | ۱۴/۶ |
| ۱۳ 2/35 | عبداللطیف صاحب سیلون | ۵/۸ |
| ۱۶ 2/35 | محمد حسین خان صاحب چک 17/14 جنوبی افریقہ | ۱۳/۳/۶ |
| ۳ 3/35 | الف دین صاحب چارکوٹ کشمیر | ۱۳/۶ |
| ۷ 3/35 | حافظ عبدالعزیز صاحب چھاؤنی سیالکوٹ | ۸/۵/- |
| ۱۴ 3/35 | چودہری محمد سعید صاحب بھجورو سندھ | ۵/- |
| ۱۸ 3/35 | عبدالعزیز صاحب احمد آباد سندھ | ۴/۲/- |
| " | حکیم محمد اکرم صاحب اوچ بہاولپور | ۲/- |
| " | غلام قادر صاحب جموں | ۳/- |
| " | عبداللہ خان صاحب جھٹ لدھیانہ | ۳/- |
| " | مستری نواب الدین صاحب قبولا اینڈ سکھر | ۴/۴/- |
| ۲ 3/35 | محمود احمد صاحب کنڈیاں میانوالی | ۱۲/۱۱/۶ |
| ۲۶ 3/35 | عبدالسلام صاحب چانگ ڈویژن حیدرآباد د | ۵/- |
| ۳ 3/35 | شیخ غلام احمد صاحب ساہنی وال لدھیانہ | ۳/- |
| ۶ 4/35 | برکت علی صاحب موگا | ۵/- |
| ۶ 4/35 | وزیر خان صاحب گولوری سنگھی منگل | ۶/- |
| ۹ 4/35 | ملک نصراللہ خان صاحب کیمبل پور | ۹/۶ |

ناظر بیت المال قادیان

# حکومت کے مختلف محکموں کے افسروں سے ضروری گزارش

ہم الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں ضلع گورداسپور کے احمدی سرکاری ملازمین کی مشکلات کی طرف حکام بالا کو توجہ دلاتے ہوئے لکھ چکے ہیں۔ کہ ان کے خلاف احراری پراپیگنڈا کے سلسلہ میں جو شکایات کی جارہی ہیں۔ ان کی وجہ سے حکام کو کوئی کارروائی نہ کرنی چاہئیے۔ بلکہ ہر معاملہ کو خود انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہئیے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ پنجاب میں قریبًا ہر جگہ کے احمدی ملازمین کو بدنام کرنے اور نقصان پہونچانے کیلئے افسرانِ بالا کے پاس جھوٹی شکایات پہنچانے کے لئے مختلف وسائل سے کام لیا جارہا ہے

ہم مختلف محکموں کے انصاف پسند افسران سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ احمدی ملازمین کے متعلق جھوٹے پراپیگنڈا سے متاثر نہ ہونگے۔ اور آسانی کے ساتھ اس نتیجہ پر پہونچ سکینگے کہ احمدی ملازمین کے خلاف شکایات کا سلسلہ محض اس شورش کا نتیجہ ہے۔ جو آج کل احراریوں کی طرف سے پھیلائی جارہی ہے۔ ورنہ یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ وہ احمدی ملازمین جو اپنی دیانت داری کی وجہ سے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اور جن کا سابقہ طریق قابلِ تعریف رہا ہے۔ وہ سب کے سب یکدم قابلِ اعتراض رویہ اختیار کرلیں۔ اور کسی کو جائز شکایت کا موقع دیں۔

اپنے فرائض کو پوری دیانتداری اور پوری سرگرمی کے ساتھ بجا لانا ہر احمدی اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہے۔ کہ دوسروں کے لئے نمونہ ثابت ہو۔ ان حالات میں احمدی ملازمین کے خلاف جو شکایات کی جارہی ہیں۔ وہ قطعًا اس قابل نہیں۔ کہ انہیں کچھ وقعت دی جائے۔ اور ہم حکام بالا سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وہ انصاف سے کام لیتے ہوئے کسی احمدی ملازم کو جھوٹے پراپیگنڈا کا شکار نہ ہونے دینگے۔

# نیلہ گنبد لاہور میں کامیاب تبلیغی جلسہ

زیرِ اہتمام جماعت احمدیہ حلقہ نیلہ گنبد لاہور ٹیڈورڈز سکوئر میں ۸ اپریل بعد نماز مغرب جناب چوہدری اسداللہ خانصاحب بیرسٹرایٹ لاء ممبر پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی صدارت میں ایک کامیاب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کی تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے پر کی۔ جس میں ثابت کیا۔ کہ حضور علیہ السلام کی ذات بابرکات ہی اسلام پر شدید ترین حملوں کے وقت اسلام کے فتح نصیب جرنیل کی حیثیت رکھتی ہے۔ دوسری تقریر جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے گجراتی نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر کی۔ فاضل مقرر نے نہایت موثر انداز میں ثابت کیا۔ کہ قرآن کریم نے ماموران الہیٰ کی جماعتوں کے غلبہ کی جو نشانی بیان فرمائی ہے۔ وہ جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہے۔ یعنی حسب منطوق اولم یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا آہستہ آہستہ مگر روز افزوں ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر دال ہے۔ باقی رہے اعتراضات سوان کا وجود ان کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں۔ اس کے بعد ملک صاحب نے مثال کے طور پر حضور علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی متعلقہ احمد بیگ کو واضح کرتے ہوئے ثابت کیا کہ مخالفین کے اعتراضات کس قدر بودے ہیں۔ پیشگوئی اپنی پوری شان میں پوری ہوئی۔ تقریر کے بعد سوال وجواب کا موقع دیا گیا۔ ملک صاحب نے نہایت عمدگی سے جوابات دیئے۔ جلسہ بخیر وخوبی دعا پر ختم ہوا۔ ہم جناب انسپکٹر صاحب پولیس انارکلی۔ جناب لال خان صاحب سب انسپکٹر پولیس اور مہرداد خانصاحب حوالدار کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے نہایت فرض شناسی کا ثبوت دیا۔ خاکسار محمد عبداللہ سکرٹری تبلیغ حلقہ نیلہ گنبد لاہور

# جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی فتنہ انگیزیاں

"احسان" مورخہ ۲۷ مارچ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بیان عدالت گورداسپور کی سرخی پر جلی الفاظ میں یہ درج ہے۔ کہ" ابا جان پلومر کی دوکان کی شراب بطور دوائی استعمال کیا کرتے تھے۔" حالانکہ یہ دوائی ہے نہ کہ شراب پھر ۳۱ مارچ کے "احسان" میں ایک گواہ کے بیان کی آڑ لے کر بجروف جلی لکھا گیا ہے۔ کہ:

"حضرت عیسےٰ علیہ السلام شراب پینے کے عادی تھے۔ اور گورونانک گائے کا گوشت کھایا کرتے تھے"

ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا نبی اور روح اللہ مانتے ہیں۔ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ مثیل مسیح ہونے کا ہے۔ اور کوئی عقلمند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی باور نہیں کرسکتا۔ کہ جس کی مثل ہونے کا کوئی دعوےٰ کرے۔ اسی کو وہ عیب لگائے باقی رہا حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا گائے کا گوشت کھانا۔ ہم بار بار اعلان کرچکے ہیں کہ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا۔ اور نہ ہی یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ ہم باباصاحب کے ان کے اعمال کردار اور گفتار کی بناء پر مسلمان اور اولیا اللہ میں سے یقین کرتے ہیں۔ اور گو اسلام گائے کا گوشت حلال قرار دیتا ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر مسلمان اسے ضرور کھائے۔ میرے جیسے بکثرت مسلمان ہوں گے۔ جو گائے کا گوشت کھانا تو کجا اسے چکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ ایسی صورت میں ہمیں حضرت بابانانک رح کے متعلق اس قسم کی بات کہنے کی کیا ضرورت ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ احراری امانت و دیانت کو بالائے طاق رکھ کر مختلف قوموں میں منافرت پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ گورنمنٹ کے لئے مشکلات پیدا کررہے ہیں۔ اب انہوں نے سکھوں کے جذبات سے کھیلنا شروع کیا ہے۔ مگر عقلمندوں کا قول ہے۔ کہ جو تمہیں یہ کہے کہ فلاں شخص تمہیں گالیاں دیتا ہے۔ تو تم یہ سمجھو کہ اسی نے تمہیں گالی دی۔ اور یہ ایک حقیقت ہے احراری کبھی ذریۃ البغایا کے غلط معنے کرکے مسلمانوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ کبھی سکھوں کو غلط بیانی کے ذریعہ مشتعل کرنے کی کوشش کرتے ہیں:

پچھلے دنوں بیرون دہلی دروازہ میں مقتولین کراچی کی ہمدردی میں احراریوں نے ایک جلسہ کیا۔ جس میں گورنمنٹ ہندوؤں اور احمدیوں کو کوستے رہے۔ اور کہا۔ کہ بے شک اسلام نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو گالیاں دینے والے کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔ مگر جذبات پر قابو پانا تو اپنے بس میں نہیں۔ مگر اسی سٹیج پر اسی وقت لاکھوں انسانوں کے امام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بدمعاش اور عیاش اسی بناء پر کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں وہ مجھ پر دعوےٰ کرے۔ اور میں اسے چھ ماہ عدالتوں میں خراب کروں۔ کیا یہ احمدیوں کے جذبات کو بے قابو کرنے کی کوشش نہیں کی جارہی ہے:

غرض ہر رنگ میں جھوٹ اور افتراء کے ذریعہ پبلک کے مذاق کو بگاڑا جارہا ہے۔ ہم ہر مذہب وملت کے شرفا سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کے خلاف آواز بلند کریں۔ بالآخر میں گورنمنٹ سے بھی باادب ملتمس ہوں۔ کہ قیام امن کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائے۔

شیخ مشتاق احمد از لاہور

# احمدیہ نیشنل لیگ گجرانوالہ کی قراردادیں

زیر صدارت شیخ غلام قادر صاحب احمدیہ نیشنل لیگ کا اجلاس ۹ اپریل منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱۔ احمدیہ نیشنل لیگ گجرانوالہ گورنمنٹ کو حکیم نورالدین کی اس اشتعال انگیز تقریر کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ جو ۱۸ مارچ کو اس نے لائل پور میں عام پبلک میں کی۔ اور جس میں اس نے جماعت احمدیہ کے مقدس اور واجب الاطاعت امام کی شان میں سخت توہین آمیز اور ناپاک الفاظ استعمال کئے۔ پبلک کو اشتعال دلاتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات پیدا کئے گئے۔

۲۔ اجلاس نے بے حد رنج کے ساتھ اس تکلیف دہ خبر کو سنا کہ ایک بے گناہ احمدی بھائی محمد اسمٰعیل صاحب کو احراریوں نے رات کے وقت مکان میں بند کر کے سخت زدوکوب کیا اور پولیس نے باوجود اطلاع دئے جانے کے کوئی فوری کارروائی نہ کی۔ اجلاس ہذا اپنے مظلوم بھائی سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور احرار کے فعل کی مذمت کرتا ہے۔

۳۔ مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار نے گورداسپور میں احمدیت کے خلاف حد درجہ اشتعال انگیز تقریر کی۔ اور اس کے بعد اس نے ۲ اپریل کو سیالکوٹ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق سخت اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے۔ یہ اجلاس مولوی حبیب الرحمٰن کی پراز شرارت تقریروں کی نسبت صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

۴۔ یہ اجلاس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ اس نے ایک گندہ ٹریکٹ جس کا نام تھا۔ "کیا مرزا قادیانی مرد تھا یا عورت" کے شائع کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی ہے۔

۵۔ اجلاس ہذا دلی مسرت اور خلوص دل کے ساتھ سر میاں فضل حسین بالقابہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔ اور ان کی بے لوث اور عظیم الشان خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۶۔ لیگ کا یہ اجلاس چودھری اسداللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء کے بلا مقابلہ پنجاب کونسل میں منتخب ہونے پر دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور چودھری صاحب موصوف کو مبارکباد دیتا۔ نیز حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔

۷۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ گورنر پنجاب۔ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور۔ سر میاں فضل حسین بالقابہ کو روانہ کی جائیں۔

خاکسار:۔ صاحب دین۔ سکرٹری احمدیہ نیشنل لیگ گوجرانوالہ

# نمائندگان مجلس مشاورت ۳۵ء کی خدمت میں گذارش

مجلس مشاورت میں تشریف لانے سے قبل آپ براہ مہربانی اس جماعت کے افراد سے جو آپ کو بطور نمائندہ منتخب کر کے بھجوائے۔ موصی صاحبان کی خدمت میں صیغہ ہذا کی طرف سے خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے عرض کریں۔ کہ وہ براہ مہربانی اپنا چندہ وصیت حصہ آمد۔ یا جنہوں نے چندہ شرط اول اور اعلان وصیت ادا نہیں کیا۔ وہ اس ماہ میں ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ تا آئندہ سال ان کا نام بقایاداروں کی فہرست میں نہ آئے۔ اور وہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خاص دعاؤں کے مستحق ہو سکیں۔ سکرٹری [illegible]

# وصیتیں

نمبر ۳۰۹۴:۔ مسماۃ حمیدہ زوجہ قاضی عبدالحمید پلیڈر قوم قریشی عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن امرتسر متصل اسلامیہ کالج ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳ ۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد صرف حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی قیمتی مبلغ -/۳۵۰ (تین سو پچاس روپیہ) حق مہر جو ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ مبلغ -/۵۰۰ روپیہ (پانچ سو روپیہ) میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یعنی میرے مرنے پر صدر انجمن احمدیہ قادیان میری جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائداد بھی میری ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ حمیدہ زوجہ قاضی عبدالحمید پلیڈر سکنہ امرتسر متصل اسلامیہ کالج

گواہ شد:۔ سید بہاول شاہ سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر ۲۳ ۲/۳۵

گواہ شد:۔ قاضی عبدالحمید پلیڈر امرتسر خاوند موصیہ

نمبر ۳۰۹۵:۔ مسماۃ غلام فاطمہ زوجہ صوفی نبی بخش قوم اوان پیشہ زراعت عمر تقریباً ۴۶ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۰۲ء ساکن سید کسران ڈاکخانہ خاص تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱ ۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو میرے ورثاء بعد میری وفات کے داخل خزانہ انجمن کر دیں گے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میری وفات کے بعد اور کوئی میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ غلام فاطمہ زوجہ صوفی نبی بخش احمدی محلہ باب الانوار حال وارد قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد:۔ صوفی نبی بخش احمدی شوہر موصیہ بقلم خود حال وارد قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد:۔ شیخ عابد علی ولد شیخ اصغر علی حال وارد قادیان محلہ دارالفضل ضلع گورداسپور

# بھوئے وال ضلع امرتسر کے احمدیوں پر مظالم

ضلع امرتسر کے موضع بھوئے وال ڈاکخانہ جنین کے میں جو احمدی زمیندار ہیں۔ انہیں آج کل مخالفین نے سخت تنگ کر رکھا ہے۔ ان کا نہایت شدت کے ساتھ بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ گاؤں کے کمیوں کو ان کا کام کاج کرنے سے روک رکھا ہے۔ اور کھلم کھلا کہا جاتا ہے کہ احمدیت کو چھوڑ دو۔ ورنہ مظالم میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔ بلکہ اضافہ ہوتا رہے گا۔ بات بات میں فساد پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ان حالات میں وہاں کے احمدیوں کو خطرہ ہے۔ کہ ان کے مال مویشی چرا نہ لئے جائیں۔ اور ان کی فصلیں برباد نہ کر دی جائیں۔ نیز ان کی جانیں خطرہ میں ہیں۔ ضلع کے حکام کو ان مظلومین کی دادرسی کرنی چاہیئے۔ اور انہیں مظالم سے نجات دلانی چاہیئے۔

محافظ جنین

## حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

### اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا" رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔

اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے یکدم منگانے پر لعہ ؎ علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## اس نسخہ کے پڑھنے سے بھلا ہی بھلا ہے

### اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

بے روزگاری بھی ایک آفت جان ہے۔ خدا دنیا میں کسی کو بے روزگار نہ کرے۔ خوشحالی اور لطف زندگانی کا ایک اعلیٰ ذریعہ فن صابون سازی بھی ہے۔ جس سے ہزاروں فاقہ کش اور کس مپرس اشخاص رنگے گئے۔ اور لاکھوں کے بن گئے۔ یہ عظیم الشان ہنر پندرہ سال سے ہم سکھاتے ہیں۔ اور معززین کی بے شمار سندات رکھتے ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ بے روزگاروں کو گھر بیٹھے کپڑا دھونے کے اعلےٰ ترین صابون فی من لیکا صرف پانچ چھ روپیہ لاگت کے اور انگریزی صابون ہر قسم کے ہم خدا کے فضل سے ماسٹر اور ماہر بنا دیتے ہیں آپ اپنے ہاتھوں تیار کر کے بے اختیار پکار اٹھیں گے کہ اس قدر سستے۔ خوبصورت۔ بے عیب اور نہایت آسان صابون نہ پہلے دیکھے نہ سنے۔ قلیل سرمایہ سے دوگنا منافع کا یہی کام ہے۔ یہ سچ مچ کیمیا ہے۔ اللہ کا نام لے کر کمر بستہ بنکر بے روزگاری کو اب دھکے مار کر گھر سے باہر نکال دیجئے چار نسخے بذریعہ وی۔ پی تحریری معاہدہ بھیجے جائیں گے اگر ان صابونوں میں کوئی بھی نقص ثابت ہو۔ تو حلفیہ بیان پر فیس واپس معہ پانچ روپیہ انعام کیجائیگی۔ آج تک تیس روپے فیس لیتے رہے۔ مگر ہمدردی بیروزگاران کی خاطر آج سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک صرف تین روپے فیس کا اعلان کرتے ہیں۔ سیکھے جسکا جی چاہے انعامی تین نسخے تیز تند سرکہ ایک دن میں بنانے بے ضرر بال اڑانے کا پوڈر بنانے اور پانچ منٹ میں سیاہ بھنور بال بنانیکے بے ضرر خضاب کے نسخے ساتھ مفت لکھکر بھیجے جائیں گے

پتہ۔ ذو الفقر بین اینڈ برادرز قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

---

## سورہ بنی اسرائیل کی لطیف تفسیر

### المسمّٰی بہ دستور الارتقاء تفسیر سورۃ الاسراء

مولفہ و مرتبہ مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب احمدی فاضل دیو بند۔ حال مدرس عربی ہائی سکول خانپور ریاست بہاولپور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی افاضہ سے لکھی گئی ہے اور سلسلہ کی صداقت کا خاص نشان ہے۔ مکمل سورۃ بنی اسرائیل کی ایک سو گیارہ آیات کے علاوہ قرآن کریم کی پانچ سو متفرق آیات و متعدد احادیث کا ترجمہ اور تفسیر بھی اس کتاب میں درج ہے۔ تین سو سرخیوں اور عنوانات کے ماتحت تمام اہم مسائل کا حل اس میں کر دیا گیا ہے۔ سلسلہ کے ایک عالم و مولوی فاضل کی نظر ثانی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر تالیف و تصنیف کی منظوری کے بعد اس کو شائع کیا گیا ہے۔ کتاب ریویو اردو کے سائز ۲۰×۲۶ کے تین سو صفحات پر مشتمل ہے قیمت رفاہ عام کی خاطر صرف ۱۲ر رکھی گئی ہے۔

المشتہر۔ حکیم عبد اللطیف گجراتی پروپرائٹر کتب خانہ ایشائی قادیان دار الامان احمدیہ بازار

---

## وصیت نمبر ۱۳۰۱

منکہ کنیز فاطمہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم زوجہ میر عطاء اللہ قوم میر عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جودھپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۹/۱۱/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میرا مہر مبلغ پانچہزار روپیہ تھا۔ جس میں سے ۴ ہزار میں نے اپنے شوہر کو معاف کر دیا ہے۔ اور اب میری کل جائداد موجودہ مبلغ ایک ہزار حق مہر زیورات طلائی مبلغ چھ سو روپیہ کل ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ ۱۵/۱/۳۵ العبد کنیز فاطمہ بیگم احمدی گواہ شد ڈاکٹر احمد خان احمدی جودھپور۔ گواہ شد میر عطاء اللہ خان احمدی جودھپور۔ شوہر موصیہ

---

## اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بر وقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔

قیمت معہ محصولڈاک ۲؍ صرف

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

---

## سو فی صدی اطمینانی

گھڑیاں

گھڑیاں

لیورشین کی مضبوط اصلی گھڑیاں جو محتاط اصحاب کے پاس دس بارہ برس سے چل رہی ہیں۔ آرڈر آنے پر ضروری ہے کہ دو چار روز ٹائم دیکھ کر بھیجیں۔ قیمت معمولی اور مال نہایت اچھا ہے۔ کسی قسم کا تردد نہیں عہ رسٹ واچ نکل کیس ۱۲ ؏ چاندی کیس ۱۵ ؏ رولڈ گولڈ ۱۶ ؏
۷ ؏ جیبی " " "

المشتہر۔ مینجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یو۔ پی

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لاہور ۱۱ اپریل** - اکالی لیڈروں میں پارٹی بازی ختم ہوگئی - اور باہم سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ جس کے رو سے ایک ثالث مقرر کیا گیا ہے - جو آئندہ پارٹیوں کے درمیان جھگڑوں کا تصفیہ کیا کرے گا۔

**لاہور ۱۱ اپریل** - آج محرم کے سلسلہ میں علم کا جلوس ہیرا منڈی سے نکالا گیا - جس میں بعض رنڈیاں بھی شامل تھیں اس پر بعض اصلاح پسند نوجوانوں نے جلوس کا راستہ روک لیا - اور مطالبہ کیا - کہ انہیں علیحدہ کر دیا جائے - جلوس کے منتظمین نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا - اس پر فساد کا سخت خطرہ پیدا ہوگیا - مگر پولیس نے بروقت پہنچ کر حالات پر قابو پالیا - راستہ روکنے والوں نے مجسٹریٹ کا حکم ماننے سے بھی انکار کر دیا اس لئے پولیس نے انہیں گھیرے میں لے لیا - اور جلوس کو گذار دیا -

**نئی دہلی ۱۱ اپریل** - کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس برخواست ہونے پر جب مہاراجہ دربھنگہ اپنی موٹر کار میں بیٹھ کر جانے لگے - تو ایک بوڑھے ہندو نے کار پر چڑھ کر آپ پر حملہ کیا - لیکن آپ کے سٹاف کے آدمیوں نے اسے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا - یہ شخص مہاراجہ صاحب کا مزارعہ بیان کیا جاتا ہے - جسے آپ سے کوئی دیرینہ شکایت تھی

**کراچی ۱۱ اپریل** - کراچی کے حادثہ کی تحقیقات کرنے سے حکومت بمبئی کے انکار پر بجلیٹو کونسل کے سندھی ممبر شیخ عبدالمجید صاحب نے بطور پروٹسٹ استعفیٰ دیدیا ہے۔

**نئی دہلی ۱۱ اپریل** - کونسل آف سٹیٹ میں فائننس بل پیش ہوا - حکومت کا منشاء تھا کہ بل پر بحث آج ختم ہو جائے - مگر ایسا نہ ہو سکا - ہاؤس کے لیڈر کنور جگدیش پرشاد نے کہا - کہ ممبروں کو بل پر اظہار خیالات کا پورا موقعہ ملنا چاہیئے -

**لاہور ۱۱ اپریل** - بابو راجندر پرشاد صدر کانگرس پھر علیل ہوگئے ہیں - اس لئے پنجاب کا دورہ منسوخ کر دیا گیا ہے -

**کپور تھلہ ۱۱ اپریل** - سنٹرل زمیندار لیگ کے پریذیڈنٹ کو جو مظاہرین کے ساتھ دہلی گئے ہوئے تھے - واپس آنے پر پولیس نے گرفتار کر لیا - نیز لیگ کے دفتر کی تلاشی لے کر تمام ریکارڈ پر قبضہ کر لیا -

**سکھر ۱۰ اپریل** - معلوم ہوا ہے - کہ دریائے سندھ اپنا راستہ بدل رہا ہے - اگر اس کا رستہ تبدیل ہو گیا - تو سکھر بیراج سکیم بالکل تباہ ہو جائے گی - اس سکیم پر چھ کروڑ روپیہ خرچ ہو چکا ہے - سکیم کو عملی جامہ پہنانے سے قبل بعض انجنیروں نے اس خطرہ کے احتمال کا اظہار کر دیا تھا - مگر اس پر کوئی توجہ نہ دی گئی

**دہلی ۱۱ اپریل** - کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ہوم سکرٹری نے ہاؤس کو بتایا - کہ حکومت ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانے کے بجائے رلانے والی گیس کے بموں کو استعمال کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے -

**لنڈن ۱۰ اپریل** - ہوس آف کامنز میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر فلیپ ساسون نے کہا - کہ برطانیہ کی ہوائی طاقت جرمنی سے مضبوط ہے - لیکن جرمنی جس رفتار سے اپنی طاقت میں اضافہ کر رہا ہے - وہ ہمارے لئے پریشان کن ہے - اور صورت حالات کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے -

**سیالکوٹ ۹ اپریل** - آریہ سماج مندر میں ایک مسلمہ کے شدھ کئے جانے کی خبر پھیلنے پر بہت سے مسلمان مندر کے اردگرد جمع ہو گئے - اور مطالبہ کیا کہ عورت ان کے حوالہ کر دی جائے - آریوں نے کہہ دیا - کہ وہ شدھ ہونا چاہتی ہے - اور مندر کے دروازے بند کر لئے مسلمانوں نے دروازہ توڑنے کی کوشش کی - اور بعض کسی دوسرے رستہ سے اوپر چڑھ آئے - فساد کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا - مگر پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر حالات پر قابو پالیا -

**میڈرڈ** (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ سابق شاہ سپین انفانسو کی ملکہ وکٹوریہ ان سے طلاق حاصل کرنے پر مصر ہے - کیونکہ دونوں میں شدید اختلافات رونما ہو چکے ہیں سابق شاہ کا خیال ہے کہ ملکہ یونہی علیحدگی اختیار کرلے - مگر طلاق نہ لے - لیکن وہ طلاق حاصل کرنے پر مصر ہے - شاہ نے پوپ کو لکھا ہے - کہ کیا شادی فسخ ہو سکتی ہے

**منگلور ۱۱ اپریل** - ایک چھوٹی سی کشتی میں ایک جرمن سیاح یہاں وارد ہوا ہے - جو تین سال ہوئے جرمنی سے روانہ ہوا تھا اور آسٹریلیا جا رہا ہے -

**دمشق ۱۱ اپریل** - اطلاع موصول ہوئی ہے - کہ حکومت برطانیہ عقبہ کی بندرگاہ پر اپنی حربی طاقت جمع کر رہی ہے - مصر اور فلسطین کے فوجی افسر جنگی نقشے تیار کرنے میں مصروف ہیں - متعدد فوجی دستے عقبہ پہنچ چکے ہیں حکومت برطانیہ نے وہاں ۵ ہزار مربع گز زمین خریدی ہے - عربستان میں اس فوجی نقل و حرکت سے تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے -

**استنبول ۱۱ اپریل** - حکومت ترکی نے ازمیر سے اودین تک کی ریلوے بیس لاکھ پونڈ میں برطانوی کمپنی سے خرید لی ہے - یہ رقم چالیس سال میں ساڑھے سات فی صدی سود کے ساتھ بااقساط ادا کی جائے گی -

**الہ آباد ۱۱ اپریل** - پنڈت جواہر لال نہرو کی اہلیہ کملا نہرو بحالی صحت کے لئے عنقریب یورپ روانہ ہونے والی ہیں خیال کیا جاتا ہے کہ اگر پنڈت نہرو رہا کر دئے جائیں تو بھی ان کے ساتھ جانے کا احتمال بہت کم ہے

**واشنگٹن** (بذریعہ ڈاک) ایک سال کے اندر اندر امریکہ تیس بڑے بڑے ہوائی جہازوں کا ایک زبردست بیڑہ تیار کرنے والا ہے - جن میں سے ہر ایک میں ۶ مشین گنیں اور دو دو ٹن بم رکھے جائیں گے - ہر ایک جہاز کو چلانے کے لئے ۸۳۰ ہارس پاور کا انجن لگایا جائے گا - ایک جہاز کی لاگت کا اندازہ تیس ہزار پونڈ کیا گیا ہے -

**کراچی ۱۱ اپریل** - حادثہ کراچی کی تحقیقات کرنے کے لئے خلافت کمیٹی نے ایک غیر سرکاری کمیٹی کے تقرر کا اعلان کیا ہے - مسٹر جیکر - مسٹر ناریمان - مسٹر جمشید مہتہ - ڈاکٹر چوئتھ رام اور سر عبدالرحیم کو شمولیت کی دعوت دی گئی ہے -

**کراچی ۱۱ اپریل** - بمبئی کونسل کے ایک اور رکن مسٹر لذرو نے بھی حکومت کی طرف سے حادثہ کراچی کی تحقیقات کرنے سے انکار پر بطور پروٹسٹ استعفیٰ دیدیا ہے -

**بجنور ۱۱ اپریل** - مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا ایک اہم اجلاس ۱۹-۲۰ اپریل منعقد ہوگا جس میں پرو وائس چانسلر کا انتخاب ہوگا - اس کے لئے نواب محمد اسمٰعیل خاں اور ڈاکٹر ضیاءالدین احمد امیدوار ہیں - چانسلر شپ کے لئے غالباً سر آغا خاں کا نام پیش کیا جائے گا -

**لمباگاؤں ۱۱ اپریل** - ایک نوجوان لڑکا سخت بیمار تھا - اس کی زندگی کی کوئی امید نہ دیکھ کر اس کی بیوی نے گندھک کا تیزاب پی کر خودکشی کر لی - خاوند اب رو بصحت ہے

**لاہور ۱۱ اپریل** - پنجاب پراونشل پولیٹیکل کانفرنس کے بعد اب لاہور میں ۲۰-۲۱ اپریل کو لوکل سیلف گورنمنٹ کانفرنس زیر صدارت سر غلام حسین ہدایت اللہ ایم - ایل - اے سابق وزیر مال حکومت بمبئی منعقد ہو رہی ہے - لوکل سیلف گورنمنٹ کے متعلق عوام کو تربیت دینا اور لوکل باڈیز کے کام کو ترقی دینا اس کانفرنس کے مقاصد میں سے ہیں -

**مدراس ۱۱ اپریل** - حکومت نے حکم دیا ہے کہ صوبہ مدراس کے کونسل آف سٹیٹ کے حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق جدید انتخابی فہرست تیار کی جائے - موجودہ انتخابی فہرست کا وقت نصف فروری میں ختم ہو گیا ہے

**لنڈن ۱۰ اپریل** - فرانس اور روس کے درمیان معاہدہ کی شرائط طے ہو گئی ہیں تفصیلات کا فیصلہ آئندہ وزیر خارجہ فرانس اور وزیر خارجہ روس جنیوا میں کریں گے - اور پھر فرانسیسی وزیر خارجہ کے ماسکو جانے پر اس معاہدہ پر دستخط ہونگے -

**پشاور ۱۰ اپریل** - گورنر بہ اجلاس کونسل نے ایک رسالہ "مرزا قادیانی مرد تھا یا عورت" ضبط کر لیا ہے - اس رسالہ کو سکرٹری انجمن سیف الاسلام نمک منڈی پشاور نے شائع کیا - اور فرانٹیر ایڈووکیٹ پریس پشاور نے چھاپا تھا -

**الہ آباد ۱۱ اپریل** - موضع مغل پورہ میں ڈاکوؤں نے ایک عورت پر حملہ کیا - اور اس کو گولی کا نشانہ بنا دیا - اس کی چیخ و پکار سن کر بہت سے لوگ جمع ہو کر ڈاکوؤں کا مقابلہ کرنے لگے - ایک ڈاکو بری طرح مجروح ہو گیا دوسرے نے اس کو گولی مار کر ہلاک کر دیا اور اس کا سر اتار کر ساتھ لے گئے - تا شناخت نہ ہو سکے -

**لاہور ۱۱ اپریل** - رجسٹرار ہائی کورٹ نے مجسٹریٹوں اور سب رجسٹراروں کے نام ایک حکم جاری کیا ہے - کہ وہ عدالت کے اوقات میں سیاہ کوٹ پہنیں - وکلاء کو بھی ہدایت کی گئی ہے - کہ وہ بھی عدالت کے روبرو سیاہ کوٹ میں پیش ہوں - غالباً اس حکم کی تعمیل یکم مئی سے شروع ہوگی -

---

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی